رورل سپورٹ پروگرام کے پروگرام کا تعارف

شعیب سلطان خان

۱۔ پروگرام کے تعارف کا مقصد

پروگرام شروع ہونے سے پہلے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ پروگرام کیا ہے، یہ لوگوں کیلئے کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں کر سکتا۔ تاکہ لوگ بے جا توقعات اور امیدوں کی وجہ سے مایوس نہ ہوں۔

۲۔ سرسو کا تعارف

سرسو کو ۲۰۰۳ میں حکومت سندھ نے بنایا تھا۔ حکومت سندھ کے پاس تو بے شمار محکمے اور پروگرام ہیں۔ انہیں سرسو بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ اس سوال کا جواب جاننا اس لئے ضروری ہے کہ لوگ سمجھ لیں کہ سرسو وہ کام نہیں کریگا جو سندھ حکومت کرتی ہے۔ ورنہ سندھ حکومت کے ادارے ہم سے پوچھیں گے کہ ہمارے ہوتے ہوئے آپ کو کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس لئے پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ ان کاموں کیلئے ہم سے نہ کہیں جو سندھ حکومت کے ادارے یا دیگر بہت سے ادارے آپ کیلئے کرتے ہیں۔

میں پچھلے ۶۲-۶۳ سال سے کام کر رہا ہوں۔ اس میں سے ۲۵ سال میں نے حکومت کے ساتھ کام کیا ہے۔ میں کراچی کا کمشنر بھی رہا ہوں۔ اور پچھلے ۴۰ سال سے یہی کام کر رہا ہوں جو آپ کے ساتھ کر رہا ہوں۔ پہلے میں نے گلگت، بلتستان اور چترال میں کام کیا۔ پھر ہندوستان میں کام کیا۔ اور ابھی پاکستان کے ہر صوبے میں سرسو جیسا ایک ادارہ قائم ہے، ان سے منسلک ہوں۔

اس پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ غربت کیسے دور کی جائے، غریبی کو کیسے ختم کیا جائے۔

غربت گھریلو سطح پر ہوتی ہے۔ اگر گھر میں غربت ہے تو لوگ غریب ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر حکومت یا کوئی اور ادارہ غربت ختم کرنا چاہتی ہے تو جب تک گھر گھر نہیں پہنچے انہیں کیسے پتہ چلے گا کہ غریب کون ہے، اور ان کی غربت کتنی ہے۔ سندھ حکومت نے سرسو اس لئے بنائی کہ ان کا کوئی بھی ادارہ گھر گھر نہیں جا رہا تھا۔ اس لئے لوگوں کی غربت ختم کرنے کیلئے سرسو کو گھر گھر پہنچنا ہوگا۔

اگر سر سو گھر گھر پہنچ جائے تو کیا کریگا کہ غربت دور ہو جائے۔ سر سو کے پاس حکومت کا خزانہ تو نہیں ہے۔ حکومت ڈھائی ہزار ارب روپے سالانہ خرچ کرتی ہے، مگر لوگوں کی غربت دور کرنے کیلئے کچھ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ گھر گھر نہیں پہنچ سکتی۔

دنیا میں آج سے ڈیڑھ۔ دو سو سال سے غربت کم کرنے پر بہت تجربہ ہوا ہے۔ یہ تجربہ مختلف ملکوں میں ہوا ہے۔ ہم جو پروگرام آپکی غربت کم کرنے کیلئے لائے ہیں اس کے اصول وہی ہیں جن پر جرمنی، جاپان، تائیوان، جنوبی کوریا اور ملائیشیا نے عمل کیا ہے، جن کے بارے میں آپ سنتے ہیں کہ وہاں غربت نہیں رہی۔ اور انہی اصولوں پر جب میں نے گلگت بلتستان میں بارہ سال عمل کیا، جہاں دس لاکھ لوگ رہتے تھے، تو دس سال کے اندر وہاں کے لوگوں کی آمدن دگنی ہو گئی اور وہاں تعلیم اور صحت میں بھی کافی بہتری آئی۔ اس وقت تعلیم اور صحت کے حوالے سے یہی علاقے بہترین ہیں۔

یہ وہ پروگرام نہیں ہے جو آپ کے مسئلے سنے۔اس لئے کہ ہم آپ کے مسائل حل نہیں کر سکتے۔ان مسائل کو حل کرنا حکومت کے اداروں کی ذمہ داری ہے۔البتہ ہم ایک وکیل کی حیثیت سے حکومت سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے ہاں یہ مسائل ہیں اور وہ ان مسائل کو حل کریں۔

۳۔ شراکتی پروگرام

ہم آپ سے ترقی کیلیئے ایک شراکت کی پیشکش کرتے ہیں، جس میں ایک شریک آپ ہوں گے اور دوسرا شریک سرسو ہوگا۔ شراکت میں دونوں فریقوں کے فرائض ہوتے ہیں، اور دونوں کو اپنا فرض پورا کرنا ہوتا ہے۔ ورنہ شراکت کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔

۴۔لوگوں کے اندر موجود صلاحیت

اس پروگرام کی بنیاد ایک بات پر ہے۔ وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے لوگوں کو جب پیدا کیا، چاہے مرد ہو یا عورت، تو ان کو صلاحیت عطا کی، جس کے سہارے وہ اپنی زندگی گزار سکیں، اور اپنی حالت بہتر بنا سکیں۔ اس لئے سرسو کا سب سے بڑا اعتماد اس بات پر ہے کہ ہر گھرانہ چاہے وہ غریب ہی کیوں نہ ہو، اس کے اندر صلاحیت موجود ہے جس کے ذریعے وہ اپنی حالت بہتر کر سکتا ہے۔

اس لئے جب ہم لوگوں کی غربت دور کرنے گھرانے کی سطح پر جاتے ہیں تو ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ "آپ کے پاس کیا صلاحیتیں ہیں اور اپ ان صلاحیتوں کو استعمال کر کے کس طرح اپنی حالت بہتر کر سکتے ہیں"۔ اس کا جواب لوگوں کو خود دینا ہوتا ہے۔ کیونکہ زندگی تو وہ گزار رہے ہیں، چاہے مشکل سے ہی سہی۔ اگر صلاحیت نہ ہوتی تو وہ زندگی نہیں گزار سکتے تھے۔ ہم صرف یہ پوچھتے ہیں کہ اس کو بہتر بنانے کیلئے ان کے دماغ میں کیا ہے۔ کیونکہ جب تک اس کی نشاندہی نہیں ہوتی تب تک گھریلو سطح پر ان کی غربت دور کرنے کی شروعات نہیں کر سکتے۔

اگر لوگ یہ کہیں کہ ان کے اندر صلاحیت نہیں ہے اور وہ اپنی حالت بہتر کرنے کیلئے کچھ نہیں کر سکتے تو سرسواس کیلئے کچھ نہیں کر سکتا۔ ہم نے آج تک جس غریب سے بھی یہ سوال کیا اس نے یہ نہیں کہا کہ اس کے پاس صلاحیت نہیں ہے۔ بلکہ انہوں بے شمار صلاحیتوں کا اظہار کیا۔ لیکن ہر ایک کی صلاحیت برابر نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر گھر کو بتانا پڑیگا کہ وہ اپنی حالت بہتر بنانے کیلئے کیا کرنا چاہتا ہے۔ گلگت بلتستان کے لوگوں نے کوئی بیالیس قسم کی باتیں بتائیں کہ وہ یہ کر سکتے ہیں اور کرنے کیلئے تیار ہیں۔ کسی نے جانور پالنے کی بات کی، کسی نے زمین آباد کرنے کیلئے کہا، کسی نے چھوٹی سی دکان لگانے کی بات کی اور کسی نے کہا کہ اسے گدھا گاڑی چاہئے۔ غرض انہوں نے ہر قسم کی بات کی اور کہا کہ ان کاموں میں اگر ان کی مشکلات کو دور کیا جائے تو ان کی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔

دنیا کا نظام پیسے سے چلتا ہے۔ غربت دور کرنے کیلئے بھی پیسہ چاہئے۔ اس لئے لوگوں کو بتانا ہو گا کہ وہ کیا کر سکتے ہیں جس سے ان کی آمدن میں اضافہ ہو۔ اگر اس کام میں مشکلات ہیں تو ہم اس سلسلے میں ان سے بات کر سکتے ہیں۔ مگر یہ نہ ہو کہ لوگ ایسی چیزیں بنائیں جو نہ بکے، اور وہ ہم سے کہیں کہ اس کیلئے بازار ڈھونڈھیں، تو یہ ہمارا کام نہیں ہے۔

نوٹ : یہاں لوگوں سے پوچھیں کہ کیاان کے پاس صلاحیت موجود ہے،اور وہ اپنی صلاحیت کواستعمال کر کے اپنی حالت بہتر کرنے کیلئے تیار ہیں۔ان سے کہیں کہ سب اپنے ہاتھ کھڑا کر کے اس کی رضامندی دیں۔

۵۔ تنظیم سازی

اس یونین کونسل میں چار ہزار گھرانے ہیں۔ ہمارے پاس ان تمام گھرانوں کی غربت کی درجہ بندی کا سکور ہے۔ یہاں کچھ جگھوں پر غربت کی شرح بہتر فیصد تک ہے۔ تو اگر چار ہزار گھرانوں کا بہتر فیصد غریب ہے، جو کہ تین ہزار کے قریب بنتا ہے، تو ہمارے لئے ان میں سے ہر گھرانے کے پاس جانا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ سر سو کے پاس تو تقریبا بیس ہزار گھرانوں کیلئے صرف تین اسٹاف ہیں۔ یونین کونسل کے چیرمین نے تجویز دی ہے کہ گاوں کی کمیٹیاں بنائی جائیں۔ مگر ہم کمیٹیوں پر یقین نہیں رکھتے۔ کیونکہ کمیٹیاں گھر گھر نہیں پہنچتیں۔

اس لئے یہ معلوم کرنے کیلئے کہ ہر گھر کی کیا صلاحیت ہے، اور ان کو ان صلاحیتوں کو کام میں لانے کیلئے کیا مشکلات ہیں، لوگوں کو ۱۵ سے ۲۰ گھرانوں کی تنظیم میں منظم ہونا پڑیگا۔ صلاحیتوں کی نشاندہی اور ان کو استعمال میں لانا آپ کا پہلا فریضہ تھا اور یہ آپ کا دوسرا فریضہ یا ذمہ داری ہوگی۔

یہ ۱۵ اسے ۲۰ گھرانے ایسے ہوں جو ایک ساتھ رہتے ہوں، اور آپس میں مل جل کر رہتے ہوں، ان کے درمیاں کوئی لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ اب اگر کسی گاوں میں ۱۰۰ گھرانے ہوں تو وہاں ۴ سے ۵ تنظیمات بن سکتی ہیں۔ اس طرح سر سو کے اسٹاف کیلئے ان چار پانچ تنظیمات کے پاس آکر ان کے ممبران کے گھرانے کی سطح کے منصوبہ جات بنانا آسان ہو گا۔

گھرانے کی سطح کے منصوبے سے مراد یہ ہے کہ ہر گھرانے کی صلاحیت کیا ہے، اور وہ اس صلاحیت سے کیا کرنا چاہتا ہے، اور ان کے سامنے رکاوٹ یا مشکلات کیا ہیں۔

اس کے بعد ہر تنظیم کے ممبران کو آپس میں سے اپنا رہبر تلاش کرنا ہو گا۔ یہ صدر اور منیجر کہلائیں گے۔ ان میں صرف دو باتیں موجود ہونی چاہئے۔ ایک وہ ایماندار ہوں، دوسرے ان میں خلوص ہو۔ وہ اپنے لئے بھی کام کریں اور دوسروں کیلئے بھی۔

ان رہبروں کے چناو کا فیصلہ تنظیم کے ممبران کریں گے۔لوگ خود نہ کہیں کہ وہ صدر یا منیجر بن جاتے ہیں۔اگر ان رہبروں کے انتخاب میں کوئی غلطی ہو جائے اور وہ کام نہ کریں تو لوگ اپنی میٹنگ میں انہیں تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔

پس پہلا اصول یہ ہوا کہ لوگ تنظیمات میں منظم ہوں گے،آپس میں سے صدر و منیجر کا انتخاب کریں گے،اور گھریلو سطح کے ایسے منصوبے بنائیں گے جن سے فوری طور سے ان کو آمدن ہو۔

نوٹ: یہاں لوگوں سے پوچھیں کہ کیا وہ تنظیم سازی کرنے اور آپس میں سے صدر و منیجر کا انتخاب کرنے کیلئے تیار ہیں۔ان سے کہیں کہ وہ ہاتھ کھڑا کر کے اس کی رضامندی دیں۔

۶۔ بچت

دوسرا اصول ذرا مشکل ہے، مگر بہت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ پیسہ بڑی طاقت ہے، اور پیسہ پیسے کو کھینچتا ہے۔ امیر لوگوں کو بینک فوراً قرضہ دیتا ہے، مگر غریب لوگوں کو کوئی بینک قرضہ نہیں دیتا۔ اس لئے لوگوں کو اپنا پیسہ آہستہ آہستہ جمع کر کے بنانا ہوگا۔ اسے ہم بچت کہتے ہیں۔ بچت ہر گھرانے کیلئے کرنا لازم ہوگا۔ البتہ ہر گھرانہ اپنی استطاعت کے مطابق بچت کریگا۔

نوٹ: یہاں لوگوں سے پوچھیں کہ کیا وہ بچت کرنے کیلئے تیار ہِن، ان سے کہیں کہ سب اپنے ہاتھ کھڑا کر کے بچت کرنے کی رضامندی دیدیں۔

۷۔ تربیت

تیسرا اصول یہ ہے کہ ہم لوگوں کو ان کی تنظیم چلانے کیلئے، بچت کرانے کیلئے، منصوبہ سازی کیلئے اپنے خرچے پر تربیت دیں گے۔ اس کیلئے آپ کو راضی ہونا ہوگا۔

نوٹ: سب لوگوں سے کہیں کہ اگر وہ راضی ہیں تو ہاتھ کھڑا کر کے اس کا اظہار کریں۔

۸۔ ادارے کی ذمہ داریاں

اگر آپ شراکت کے ان اصولوں کو قبول کرتے ہیں تو ہم بھی آپ کے ساتھ کام کرنے کیلئے تیار ہیں۔ کیونکہ جب آپ اپنی صلاحیت بتائیں گے، آپ یہ بتائیں گے کہ آپ کے گھر کی حالت کیسے بہتر ہو سکتی ہے، اور اس میں مشکل کیا ہے، تو اس گھریلو سطح کی مشکل کو حل کرنے کیلئے ادارہ وسائل کا بندوبست کریگی۔

اب یہ نہ ہو کہ ہمارے لوگ آپ کے پاس آئیں تو آپ کہیں کہ یہاں سکول نہیں ہے، صحت کی سہولیات نہیں ہیں، یہاں سیلاب کا پانی آتا ہے۔ کیونکہ سرسو کے پاس ان مسائل کا حل نہیں ہے۔ اگر ہمارا کوئی اسٹاف آکر یہ کہیں کہ ہم آپ کے تمام مسائل حل کریں گے، بس آپ منظم ہو جاو تو ان کی بات نہ ماننا۔ میں جو ابھی کہہ رہا ہوں سرسو اس کے علاوہ آپ کیلئے کچھ نہیں کر سکے گا۔